الحمد للہ

کہ داڑھی بڑھانے کا وجوب اور منڈانے یا مقدار شرع سے
زیادہ کتروانے کی حرمت اور اونکی مذمت میں اٹھارہ آیتیں
بہتر حدیثیں ساٹھ ارشادات علماء سے کامل تحقیق اور منکرین
کے شبہات کا پورا ابطال ہے

باسم تاریخی

لمعۃ الضحیٰ ۱۵
فی ۱۳
اعفاء اللحیٰ ۱۲۷

تصنیف لطیف امام اہلسنت ناصر شریعت ہادی ملت قامع بدعت
مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ اعلیحضرت
سیدنا و مولانا مفتی الحاج احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی

متع اللہ المسلمین بطول بقائہ

اور

حکیم ابوالعلا مولنا مولوی امجد علی رضوی نے اپنے اہتمام سے
مطبع اہلسنت وجماعت بریلی میں چھاپ کر شائع کیا

ہین پس اونکی مخالفت یہ ہے کہ مجوس داڑھی منڈاتے اور بعض منڈاتے ہین تو اونکی مخالفت یہ ہے کہ بڑھاو بہرحال بڑھانے اور منڈانے کے حاسلے دونون خالفوا المشرکین مین داخل ہے کیونکہ مخالفت کا حکم عام ہے جس مشرک کی چاہین مخالفت کرین باقی رہا اسکا جواب وقصوا الشوارب واعفوا اللحی مخفی نرہے کہ انبیا علیہم السلام ہمیشہ درستگی اخلاق کے واسطے مبعوث ہوتے اسیلیے ہمارے پیغمبر آخرالزمان بھی مبعوث ہوئے اونپر دین کامل اور نبوت ختم ہو گئی الیوم اکملت لکم دینکم اسکے دن ہمنے تمھارا دین تمپر کامل کر دیا داڑھی بڑھانا اخلاق مین داخل ہے تو باوجود اسکے کہ قران کامل کتاب اللہ کی ہے اخلاقی احکام سے خالی ہو تو دین کامل نٹھہرا لامحالہ کہنا پڑیگا کہ یہ اخلاق مین داخل نہین اور اس سے ہمارا مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔ داڑھی بڑھانا مستحب البتہ ہے یا بہت ہو گا سنت لیکن یہ بھی حد اعتدال تک ۔ ریش باید ت دو موئے در سخندان بوشیدہ نکہ درسایہ او بچہ و ہر غوک شتہ ؛ قول عرب ہے من طال لحیتہ فقد نقص عقلہ بفرض محال تسلیم بھی کرلین کہ داڑھی بڑھانا فرض یا منڈانا حرام ہے تو اوسکا یہ جواب ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واذا حللتم فاصطادوا یعنی احرام سے فارغ ہونیکے بعد شکار کرو شکار کرنا صیغہ امر مین فرمایا گیا جو علامت فرضیت ہے لیکن آجتک اسپر عملدرآمد نہ ہوا سبب اس کا یہ کہ یہ حکم طبائع پر موقوف رکھا گیا ہے کہ جی چاہے تو شکار کرو حاصل یہ کہ شریعت کے بعض احکام ایسے بھی ہوتے ہین جنکا نہ کرنا موجب عتاب شرعی نہین فرضیت یا حرمت قرآن ہی سے ثابت ہو سکتی ہے یا حدیث متواتر یا مشہور ہو حرام فرض کے مقابلہ مین آتا ہے تو جب داڑھی منڈانا حرام ہوا تو رکھنا فرض ہوا مگر فرض کسی نے نہ لکھا ۔

ز قرآن سخن گفتہ ام وز حدیث	سر از من نہ پیچد جز اہل خبیث
سخن راست گر تو بگوئی ہے	بدشت حقائق ہیولی ہے
پس اعفاء لحیہ چرا گوئی فرض	تنت را خباثت بگرگشت فرض
گر ایدون کہ قرآن ہی کامل است	پس اعفاء لحیہ چرا مضمر است

انتہی۔ یہ قول دلبیہ کا کیسا اور داڑھی منڈانے کا حکم کیا ہے بینوا توجروا ۔

فتوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدنا للاسلام ووفقنا لاقتفاء آثار انبیائہ الکرام واجتناب اقذار اللفرق الانجاس الارجاس اللیام وافضل الصلوات والسلام علی سید الھادین الی سبل السلام الذی اوتی القرآن ومثلہ معہ فی احکام الاحکام وان رغم انف الملحدین فی الدین المارقین الطغام وعلی آلہ واصحابہ المتادبین بآدابہ الذین امروا بالقتل والاسر والھدم الزکی علی الجمع المقبوح المتسرح المحلوق اللحی من علوج الاروام ومجوس الاعجام فصلی اللہ تعالی علی الحبیب والہ مظاھر جمالہ وعلینا معھم الی یوم القیام ۔

الجواب

رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون قال ربنا تبارک وتعالی واعرض عن الجاھلین جاہلوں سے موہنہ پھیرے و لبید بلید جس کی علمی لیاقت پر ماشاء اللہ خود اسی تحریر کا ایک ایک فقرہ گواہ (۱) خاک بر سر مضامین الفاظ تک بھی ٹھیک نہیں نثر شتر نثار نظم پیروین (۲) عبارت ماثبت ترک ترجمہ کلی حرمت (۳) اصل عبارت خود مصر مقصود کہ ترک حلق یقیناً قطعاً متواتر بلکہ ضروریات دین سے ہے (۴) ترجمہ دیکھیے تو دور موجود کہ حرام کی حدیں حرمت ماخوذ (۵) سنن ابی داود شریف سے نقل میں عجب مضحکہ خیز جہل وسفاہت کچھ از روئے چالاکی کچھ براہ جہالت ۔ اصل حدیث حسن متصل مسند کہ نہ صرف سنن ابی داود بلکہ صحیح مسلم وسنن نسائی وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ ومسند امام احمد وغیرہا اجلہ کتب معتمدہ مشہورہ میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی کہ خود حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں دس چیزیں ہیں اصل فطرت شرائع قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والتحیۃ سے ہیں از انجملہ لبیں کتروانی اور داڑھی بڑھانی یہ حدیث جلیل جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج فرمایا امام ابو داود نے سکوت کیا امام ترمذی نے ہذا حدیث حسن کہا اسکی وقعت چھپانے کو سند تو سند یہ بھی نقل نہ کیا کہ کس کی بات ہے (ام المومنین م کس کا ارشاد ہے (حضور افضل المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وعلیہا وسلم)

دوسری حدیث کہ خود نفس اسناد میں امام ابوداؤد نے اوسکی سند میں ارسال یا انقطاع کا پتا بتا یا تھا تابعی تک رکھتے ہیں تو مرسل ہوتی ہی صحابی تک پہنچاتے ہیں تو منقطع ہوئی جاتی ہی ناقل عاقل ابتدا سے اوسکی سند نقل کر لایا جب اسپر آیا صاف قطع کر کے الی آخرہ کا پردہ چھپایا حالانکہ اہل علم کی نزدیک اسیقدر نقل اوسکا حال جاننے کو بس تھی ارسال وانقطاع سے قطع نظر کیجیے خود سند میں سلمہ بن محمد مجہول اور علی بن جدعان شیعی ضعیف واقع اصل عبارت سنن ابی داود یہ ہی حدثنا موسیٰ بن اسمعیل وداود بن شبیب قالا ثنا حماد عن علی بن زید عن سلمۃ بن محمد بن عمار بن یاسر قال موسیٰ عن ابیہ وقال داود عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ وزاد والختان الخ۔

(۶) پھر اس حدیث کو اوسکے مخالف سمجھنا کیسی جہالت ہمزہ انہیں تو خود من تبعیضیہ موجود ہی کہ فرمایا خصال فطرت سے بعض چیزیں یہ ہیں خود معلوم ہوا کہ بعض اور بھی ہیں تو داڑھی بڑھانیکا انہیں ذکر نہ آنا حدیث ام المومنین کا کب مخالف ہو سکتا ہی اور یہ تو جاہلوں سے کہا جاتا ہے اہل علم جانتے ہیں کہ ایسی جگہ عدد میں بھی حصر مقصود نہیں ہوتا بلکہ اعانت ضبط وحفظ کے لیے صرف مذکورات کا شمار کرنا ولہذا ہم اس حدیث دوم کی زیادات یعنی ختان وانتضاح کو بھی خصال فطرت سے مانتے ہیں اور حدیث اول کو باآنکہ اوسمیں عدد مذکور ہی اسکا نافی نہیں جانتے عشر من الفطرۃ نہیں الفطرۃ عشر ہوتا جب بھی زیادہ کے منافی نہ تھا ولہذا ابوبکر ابن العربی نے شرح ترمذی میں خصال فطرت کا عدد تیس تک پہنچایا اتحاف السادۃ المتقین میں ہی وعلم العدد لیس بحجۃ لانہ اقتصر فی حدیث ابی ہریرۃ علی خمس وفی حدیث ابن عمر علی ثلث وفی حدیث عائشۃ علی عشر مع ورود غیرہا وقد تقدم انہا ثلثۃ عشر واوصلہا ابوبکر بن العربی الی ثلثین فتاوی رضویہ مجلد رابع میں مسئلہ وجوہ افضلیت حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور تفصیل بازغ دیکھنی ہو تو فقیر کا رسالہ البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص ملاحظہ کیجیے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کبھی فرمایا فضلت علی الانبیاء بست میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کہیں فرمایا اعطیت خمسا لم یعطہن احد من قبلی مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی

نحوہ و ذکر اعفاء اللحیۃ والختان (۱۳) کمال جہالت دیکھیے کہ اپنے مقام اجتہاد سے تنزل کر کے داڑھی بڑھانیکو فرض منڈانے کو حرام تسلیم کرتا اور اس تسلیم کی تقدیر پر امر اباحت کیلیے اپنے سے جواب دیتا ہی بے عقل سے کون کہے کہ جب حرمت تسلیم پھر اباحت کہاں (۱۴)

(۱۵-۱۶) اللہ عزوجل کے پاک مبارک رسولوں سے استہزا انھیں بے اعتدالی کا مرتکب بتانا شرع مطہر کو بے اعتدالیوں کا پسند کرنے والا ٹھہرانا سیدنا موسیٰ کلیم اللہ و ہارون نبی اللہ علیہما الصلاۃ والسلام کی نسبت یہ ملعون الفاظ کہ دشمن نے بڑی داڑھی الخ ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کی ریش مطہر بڑی ہونا قرآن عظیم سے ثابت جانکر پھر وہ ناپاک ملعون شعر و تین بال بر اعتدال بند اور شریعت و انبیا کو بڑھانا پسند آن باتوں کا جواب کفرستان ہند میں کیا ہوسکتا ہی مگر صبح قیامت قریب ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ٭ قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستہزؤن ٭ والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم

تنبیہ ـ جہل و جہالت و شیوہ جاہلیت و بیقیدی و جرأت کی یہ نوبت تو کلام و خطاب کا کیا محل اور حق کے حضور گردن جھکانے کی کیا امل مگر قرآن عظیم نے جہاں اعراض کا حکم بتایا فاصدع بما تؤمر ولتبیننہ للناس بھی ارشاد فرمایا لہذا ایضاح حق و ازاحت باطل و استیصال شبہات و استحصال دلائل کے لیے یہ چند تنبیہیں مکتوب اور مسلمانوں کے حق میں حضرت حق سے حق پر استقامت مطلوب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب تنبیہ اول مسلمانو تمہارے رسول اکرم سید عالم عالم علم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب عزوجل نے علم اولین و آخرین عطا فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن عظیم اتارا تبیانا لکل شیٔ ہر چیز کا روشن بیان تفصیل کل شیٔ ہر شے کی کامل شرح ما فرطنا فی الکتب من شیٔ ہم نے کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا ـ اوس میں تمام احکام جزئیہ تفصیلیہ ہی نہیں بلکہ ازلاً ابداً جمیع کوائن و حوادث بالاستیعاب موجود ہیں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم قرآن اوس میں خبر ہی ہر اوس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اوس شے کی جو تمہارے بعد ہی اور حکم ہے ہر اوس امر کا جو تمہارے درمیان ہی ، رواہ الترمذی عبد اللہ بن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اگر میرے اونٹ
کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم میں اوسے پاؤں ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنہ فی
الاتقان امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لو شئت لاوقرت من تفسیر فاتحۃ
سبعین بعیرا میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروا دوں ایک اونٹ کتنا بوجھ
اوٹھاتا ہے اور ہر من میں کتنے ہزار اجزا حساب سے تقریباً پچیس لاکھ جز آتے ہیں یہ فقط سورہ
فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی پھر یہ علم علی ہوا اسکے بعد علم عمر اسکے بعد
علم صدیق اکبر کا پایہ ہے جو سب سے برتر ہے اور شاہد علم علم کے دسویں حصے تک نہ پہنچے کان ابو بکر اعلمنا ہم
میں زیادہ علم والے ابوبکر تھے پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غرض قرآن عظیم و
فرقان کریم میں سب کچھ ہے جتنا علم اوتنی ہی فہم جس قدر فہم اوسی قدر علم وتلک الامثال نضربہا
للناس وما یعقلہا الا العالمون کہاوتیں ارشاد تو سب کیلئے ہوتی ہیں پر انکی سمجھ اونہیں
کو ہوتی جو علم والے ہیں پھر علم کے درجے بے حد متفاوت وفوق کل ذی علم علیم یہاں تک کہ اسکی
نہایت نہایات حضور سید الکائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات والتحیات پر ہے لہذا ارشاد ہوا
انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اریک اللہ حضور کا جو کچھ حکم جو کچھ راہ جو کچھ طریقہ
جو کچھ ارشاد ہے سب قرآن عظیم سے ہے ان الی ربک المنتہیٰ سب قرآن عظیم میں ہے ان
ہو الا وحی یوحیٰ اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم تام و شامل سے جانا کہ
آخر زمانہ میں کچھ بد دین متکبر بد لگام فاجر ایسے آنے والے ہیں کہ ہمارا جو حکم اپنی اندھی آنکھوں
سے بظاہر قرآن عظیم میں نہ پائیں گے منکر ہو جائیں گے بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یاتہم
تاویلہ کذلک کذب الذین من قبلہم فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین لہذا حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک
رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ
وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کیساتھ اوسکا مثل خبردار
نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا تخت پر بیٹھا کہدے یہی قرآن لیے رہو اس میں جو حلال پاؤ اوسے حلال جانو جو
حرام پاؤ اوسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اوسکی مثل ہے جو اللہ نے حرام

فرمائی رواہ الائمۃ احمد والدارمی وابوداود والترمذی وابن ماجۃ بالفاظ متقاربۃ عن المقدام بن
معدیکرب رضی اللہ تعالی عنہ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ
یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ خبردار
میں نہ پاؤں تم میں کسیکو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میری حکم سے کوئی حکم اوسکے پاس آئے
جسکا میں نے امر فرمایا یا اوس سے نہی فرمائی ہو تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائینگے
اوسکی پیروی کرینگے رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ
تعالی عنہ اور ایک حدیث میں ہے حضور والا صلاۃ اللہ تعالی وسلامہ علیہ نے فرمایا ایحسب
احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی ہذا القرآن الا وانی واللہ قد امرت ووعظت
ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے
کہ اللہ نے نہیں حرام کیں مگر یہی چیزیں جو قرآن میں لکھی ہیں سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دئے
اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیا کے برابر بلکہ
بیشتر ہیں رواہ ابوداود عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالی عنہ اس منکر کا داڑھی بڑھانے
کے حکم کو کہنا قرآن میں کہیں نہیں اور اسی بنا پر احادیث صحیحہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کو پیٹھ پر رکھ دینا کہ داڑھی بڑھانا اخلاق میں ہوتا تو قرآن میں کیوں نہ آتا یہی پیٹ بھرے
بیفکرے بے نصیب بہرے کی بات ہے جسکی پیشین گوئی حضور عالم ما کان وما یکون فرما چکے
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سچ فرمایا رب عز وجل نے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک
فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما قرآن
عظیم قسم کھا کر فرماتا ہے کہ اے نبی جبتک تیری باتیں دل و جان سے نہ مانیں ہرگز مسلمان نہ ہونگے طوطے
کی طرح زبان سے لاکھ کلمے پڑھے جائیں کیا ہوتا ہے۔

تنبیہ دوم مسلمانو یہ گمراہ قوم جسکی پیشین گوئی احادیث مذکورہ میں گزری صرف حدیثوں ہی کے
منکر نہیں بلکہ حقیقۃً قرآن عظیم کو عیب لگانے والے اور دین متین کو ناقص و ناتمام بتانے
والے ہیں حدیثیں تو یوں چھوڑیں کہ انبیا صرف درستی اخلاق کے لیے آتے ہیں تو جو
کی باتیں اخلاق سے ہوں تو قرآن میں کیوں نہ آئیں ورنہ قرآن اخلاقی احکام سے

ہوتے تو معاذ اللہ حکم کسقدر فضول و مہمل تھا جو بات ایک کام کرو تو بھی حاصل نہ کرو تو بھی حاصل
اوس کے لیے اس کام کا حکم دینا تحصیل حاصل ثانیاً ترجیح بلا مرجح اسکے عکس کا کیون نہ حکم ہوا
کہ خلاف مشرکین و مجوس ہی تھا [illegible] بلکہ ترجیح مرجوح کہ داڑھی منڈے مشرک ہنود
کی راہ دور ایران وغیرہ میں تھے اور داڑھی والے اہل عرب اپنے ہی وطن میں تھا اپنے ہی شہرون
میں تو خلاف مشرکین و مجوس کے خلاف میں ظاہر ہوتا یون تو کوئی ایرانی کبھی اتفاق سے آجاتا
تو اپنی مخالفت پاتا پھر بھی خلاف مذہبی نہ سمجھتا بلکہ قومی و ملکی کہ اس ملک کے سیکڑوں کافر سب
کو اپنے خلاف دیکھتا ۔ حاشا اللہ اکبر اگر حدیث فقط اسقدر ہوتی کہ خالفوا المشرکین مشرکین
کا خلاف کیجے شاید کسی کے جنونی بچے مجوسی کو ایسے جنون جاگتے یون سے بھاگتے
مگر حدیث میں تو صراحۃً خود اس خلاف کی شرح فرمادی تھی کہ احفوا الشوارب واعفوا اللحی
مشرکین کا یون خلاف کرو کہ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اس کے یہ معنی لینا کہ چاہے
ان کا خلاف کرکے بڑھاؤ خواہ ان کی مخالفت کرکے منڈاؤ کیسی کھلی تحریف اور کیسا صریح
استہزا ہے اللہ اکبر مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وسعت علم جس طرح عجائب قرآن عظیم غیر
متناہی ہیں یوہیں عجائب حدیث کی حد نہیں کریمہ لا تزر وازرة وزر اخری وما
کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے لطائف سے امام جلال الدین سیوطی نے شمار فرمایا
کہ دونون جملے دو مشکل مسائل مختلف فیہا کا فیصلہ فرماتے ہیں پہلا مسئلہ اطفال مشرکین اور
دوسرا مسئلہ اہل فترت پر دلیل شافی ہیں ان دونون کا ایک جگہ ارشاد ہونا نظم قرآنی کے
عجائب سے ہے ذکرہ فی رسالتہ فی الابوین الکریمین فقیر کہتا ہے امام احمد و طبرانی و ضیاء
ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں
تسرولوا وائتزروا وخالفوا اہل الکتاب قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اہل الکتاب پاجامے
پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاری کا خلاف کرو اور لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو
یہود و نصاری کا خلاف کرو ۔ یہود و نصاری کے یہاں ستر کچھ ضروری نہیں اون کی قومیں
[illegible] ننگے نہانے کی عادی ہیں حدیث میں ان دو جملوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا ایسی گمراہیون
گمراہ پرستوں کے جنون کا کافی علاج ہے جس طرح داڑھی میں مخالفت اہل کتاب کے وہ معنی

قریب ہے یا حلت سے نزدیک بسلمانو راہ قریب سے دور لا یغرنکم باللہ الغرور

یہان قائل صاحب کا محض افترائے گندہ و ایجاد بیہودہ ہے آجتک جہان مین کسی عالم نے مکروہ تحریمی کو قریب بحلت نہ بتایا تمام کتب مذہب موجود ہین حضرات شیخین و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم مین یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ انکے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام ہے اور اوسکے نزدیک اقرب بحرام تنویر الابصار وغیرہ عامۂ اسفار مین ہے کل مکروہ حرام عند محمد و عندہما الی الحرام اقرب اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہے معنی سب کا ایک ہے خود امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ناقل کہ اونھون نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی اذا قلت فی شئ اکرہہ فما رأیک فیہ جب آپ کسی شے کو مکروہ فرمائین تو اوسمین آپکی رائے کیا ہوتی ہے قال التحریم فرمایا حرام ٹھہرانا ذکرہ فی رد المحتار عن شرح التحریر للامام ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ تنبیہ مہم آیات قرآنیہ

مین حق فرمایا ہمارے رب جل و علا نے فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور کہ یہ یون نہین کہ آنکھین اندھی ہون بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہین جو سینون مین ہین۔ ان بے بصیرون کو اگر کبھی دل کی آنکھون سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوتی تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی طرف ارشاد اوسمین ایک دو نہین بلکہ بکثرت آیات کریمہ مین موجود ہے اسمین دو طریق ہین ان

اول طریق عموم یہ دو وجہ پر ہے وجہ اول کہ صحابہ کرام و ائمہ اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم امثال مقام مین استدلال فرماتے رہے آیت ۱ قال اللہ عزوجل ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ جو کچھ یہ رسول کریم تمھین دے اختیار کرو اور جس سے منع فرمائے باز رہو آیت ۲ قال تعالیٰ قل اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اے نبی مومنین سے فرماؤ کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اوسکے رسول کی اور اپنے علما کی آیت ۳ قال عزوجل من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۰ جو رسول کے فرمانے پر چلا اوس نے اللہ کا حکم مانا۔ رب تبارک وتعالیٰ ان آیات اور انکے امثال مین نبی کا حکم بعینہ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہ اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام کہ احادیث مین ارشاد ہوے سب قرآن عظیم سے ثابت ہین جو اخلاقی حکم حدیث مین ہے کتاب اللہ اوس سے ہرگز خالی

نہین اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ ہماری نظر مین نہ ہوا حمد و بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن
ماجہ سب ائمہ اپنی مسند و صحاح مین حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ اونھون
فرمایا لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ اللہ کی
لعنت بدن گودنے والیون اور گدوانے والیون اور مونہہ کے بال نوچنے والیون اور خوبصورتی
کے لیے دانتون مین کھڑکیان بنانے والیون اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیون پر یہ سنکر ایک
بی بی خدمت مبارک مین حاضر ہوئین اور عرض کی مینے سنا ہے آپنے ایسی ایسی عورتون پر
لعنت فرمائی فرمایا مالی لا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ومن ہو فی کتاب اللہ
مجھے کیا ہوا کہ مین اوسپر لعنت نکرون جسپر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی
اور جسکا بیان قرآن عظیم مین ہو اون بی بی نے کہا مین نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اوسمین
کہین اسکا ذکر نپایا فرمایا ان کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ اگر تم نے قرآن پڑھا ہو تو بیشک اوسمین ضرور
پاتین اما قرأت ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا کیا تم نے یہ آیت نہ
پڑھی کہ جو رسول تمھین دین وہ لو اور جس سے منع فرمائین باز رہو اونھون نے عرض کی ہان فرمایا فانہ
قد نھی عنہ تو بیشک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا متفق علیہ دیکھئے کہ اوسکا
خیال وہی اون بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا جواب ہے
باقی رہین بی بی ام یعقوب اسدیہ کہ اجلہ تابعین و ثقات صالحات سے ہین مین نے تو کلام
نہین اور حافظ الشان نے فرمایا صحابیہ سے معلوم ہوتی ہین بہر حال اونکی فضیلت قبول حق پر
باعث ہوئی سمجھ لین اور اسکے بعد خود اس حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت کرتین کما رواہ البخاری من طریق عبدالرحمن بن عابس عنہا عنہ رضی اللہ تعالی عنہما ایضاً
گذارش کرلی چاہئے کہ ع ولا مرد ازین زن بیا موزد ولکن البلایا لیس لہا الا بالفضل من المولی
تعالی ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ نے مکہ معظمہ مین فرمایا مجھسے
جو چاہو پوچھو مین قرآن سے جواب دونگا کسی نے سوال کیا احرام مین زنبور کو قتل کرنیکا کیا حکم ہے
فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا اللہ عزوجل نے
توجیہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو وحدثنا سفیٰن بن عیینہ عن عبدالملک بن عمیر عن ربعی بن حراش

عن حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر
وعمر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا ان دو
کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہونگے ابوبکر وعمر وحدثنا سفیان بن سعید بن کدام عن قیس
بن مسلم عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور اور
ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انھوں نے احرام باندھے ہوئے
کو قتل زنبور کا حکم دیا ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان وجہ ثانی۔ اقول وباللہ التوفیق آیت
ہم تعالیٰ جل ذکرہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم
الآخر وذکر اللہ کثیرا ٥ البتہ بیشک تمہارے لیے رسول اللہ کے چال طریقہ میں اچھی ریت
ہے اوسکے لیے جو ڈرتا ہو اللہ اور پچھلے دن سے اور بہت یاد کرے اللہ کی اس آیہ کریمہ میں
جل وعلا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے طریقے اور روش پر چلنے کی ہدایت فرمایا اور
مسلمانوں کو یوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانیگا جسکے دل میں ہمارا خوف
ہماری یاد تم سے امید قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق مخالف حتی کہ نصاری و یہود
مجوس وہنود تمام جہان دیکھتا ہے کہ اوس سرور جہان وجہانیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت
دائمہ مستمرہ داڑھی رکھنی تھی جسپر تمام عمر مداومت فرمائی محافظت فرمائی تاکید فرمائی ہدایت
فرمائی معاذ اللہ کبھی تجویز خلاف نے گنجائش نہ پائی۔ ہم یہاں بعض احادیث حلیہ کریمہ یاد کریں
کہ ذکر حبیب انس عاشقین وسرور جان وشادابی دل وسیرابی ایمان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث ۱- جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کثیر شعر اللحیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے رواہ مسلم
وعند ابن عساکر کثیر شعر الراس واللحیۃ حدیث ۲ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخما مفخما یتلألأ وجہہ تلألؤ القمر لیلۃ البدر ازہر اللون واسع
الجبین کث اللحیۃ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے
چہرۂ مبارک ماہ دوہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگت کشادہ پیشانی گھنی داڑھی رواہ الترمذی
فی الشمائل والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب ورواہ ایضا الرویانی والبیہقی فی الدلائل

وابن عساکر فی التاریخ حدیث ۳ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں بانکی
وائی کان ربعۃ ابیض مشربا بحمرۃ کث اللحیۃ میرے ماں باپ ان پر قربان میانہ قد تھے گورا رنگ
جس میں سرخی جھلکتی تھی داڑھی گھنی رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث
۴ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضخم الھامۃ عظیم اللحیۃ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی رواہ البیہقی
حدیث ۵ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ابیض اللون مشربا بحمرۃ ادعج العینین کث اللحیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی
آمیز آنکھیں بڑی خوب سیاہ داڑھی گھنی حدیث ۶ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسن الناس قواما واحسن الناس وجہا واطیب الناس ریحا والین
الناس کفا وکانت لمتہ الی شحمۃ اذنیہ وکانت لحیتہ قد ملأت من ہہنا الی ہہنا وامر یدیہ علی
عارضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر چہرہ تمام عالم
سے خوبتر مہک سارے زمانہ سے خوشبوتر ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر بال کانوں کی لو تک
(پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کرکے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی
تھی حدیث ۷ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ابیض الوجہ کث اللحیۃ احمر المآقی اہدب الاشفار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا چہرہ گورا داڑھی گھنی آنکھوں کے کووں میں سرخی پلکیں دراز رواہ ابن عساکر اقول
تحفۂ حضور امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں کث اللحیۃ تملأ صدرہ ریش اطہر گھنی سینہ
منور کو بھرے ہوئے یہاں سینہ سے مراد اس کا بالائی کنارہ ہے کہ گلے کی انتہا پر ہے کما صرح بہ الشیخ
وغیرہ فی الواضح الصراح اور عادت کریمہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی مرغوب و پسندیدہ ہو جب تک سوا لازم
وضروری ہوتا تو بیان جواز کے لیے گاہ گاہ ترک بھی فرما دیتے یا قولاً یا تقریراً جواز ترک بتا دیتے
اسی لیے علمائے کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیاناً اضافہ کیا تھی جیسے سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرما دیا ہو ولہذا محققین فرماتے ہیں
کہ ایسی مواظبت دائمہ ہمیشگی دلیل وجوب ہے کما حقق علی الاطلاق فی فتح القدیر باب الاذان وغیرہ

فرماتے ہیں عدم الترک مرۃ دلیل الوجوب نیز باب الاعتکاف میں فرمایا قد دل المواظبۃ المقرونۃ
بعدم الترک مرۃ لما اقترنت بعدم الانکار علی من لم یفعلہ من الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم کانت
دلیل السنۃ والا کانت دلیل الوجوب۔ دوم طریق خصوص اسمیں بھی بحمد اللہ تعالی فی
فیض جلیل قرآن جلیل وروایات کثیرہ جید دلیل پر فائض برکات ہوئیں وباللہ التوفیق
پہلی طریق وجوہ عدیدہ سے کھلا کہ جن تو اعفاء لحیہ کا امر یا طلب یا اوسکے خلاف پر دھمکی
یا مذمت ثابت ہو وجہ ثالث آیت ۵ قال تعالی وتقدس وان یدعون الا شیطانا
مریدا لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولاضلنہم
ولامنینہم ولآمرنہم فلیبتکن اذان الانعام ولآمرنہم فلیغیرن خلق اللہ کافر
نہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو جسپر خدا نے لعنت کی اور وہ بولا میں ضرور تیرے لونگا
تیرے بندوں میں سے اپنا ٹھہرایا ہوا حصہ اور میں ضرور اونھیں بہکادونگا اور ضرور انھیں ارمان
میں ڈالونگا اور ضرور اونھیں حکم دونگا کہ وہ چوپایوں کے کان چیرینگے اور بیشک
اونھیں حکم دونگا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑ دینگے۔ یہی وہ آیہ کریمہ ہے جسکی رو سے حضور پر نور
سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے زنان مذکورہ پر لعنت فرمائی اور اوسکی علت یہی خدا
کی بنائی چیز بگاڑنی بتائی بعینہٖ یہی کیفیت داڑھی منڈانے کی ہو کہ بال [illegible] والبیان تفسیر
خلق اللہ کی ... میں داڑھی منڈانے والے تو بسبب اسی فلیغیرن خلق اللہ میں داخل
اور شیطان کے محکوم اور اللہ ورسول کے ملعون ہیں امام جلال الدین سیوطی اکلیل فی استنباط
التنزیل میں زیر آیہ کریمہ فرماتے ہیں یستدل بالآیۃ علی تحریم الخصاء والوشم وما یجری مجراہ من الوصل
فی الشعر و [illegible] الاسنان والنمص وھو نتف الشعر من الوجہ تفسیر مدارک شریف میں ہے فلیغیرن
خلق اللہ بالخصاء او الوشم او تغییر الشیب بالسواد او التخنث اھ باختصار شیخ محقق اشعۃ اللمعات
میں زیر حدیث مذکور المغیرات خلق اللہ فرماتے ہیں علت در حرمت حلق لحیہ وامثال آن
تغییر خلق است۔ وجہ رابع آیت ۶ قال جل مجدہ ذلک ومن یعظم شعائر اللہ
فانہا من تقوی القلوب بات یہ ہے اور جو بڑائی کرے دین الہی کے شعاروں کی تو یہ
دلوں کی پرہیزگاری سے ہے آیت ۷ قال عز شانہ یایہا الذین امنوا لاتحلوا شعائر اللہ

اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرالو دین خدا کے شعاروں کو۔ شک نہیں کہ داڑھی شعار دین اسلام
سے ہے امام بدر محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ختنہ کی نسبت نقل فرماتے ہیں
انہ شعار الدین کالکلمۃ وبہ تمییز المسلم من الکافر جیسے ختنہ حالانکہ امر خفی ہے مثل کلمہ طیبہ کے شعار
دین اور وجہ امتیاز مومنین وکافرین قرار پایا یہانتک کہ مسلمانان ہند نے اوسکا نام ہی مسلمانی
رکھ لیا تو داڑھی کہ امر ظاہر ہے اور پہلی نظر اوسی پر پڑتی ہے بدرجہ اولی شعار اسلام و مابہ الامتیاز
کہلانے کی لیاقت رکھتی ہے اور بعض کفار کا اسمیں شریک ہونا منافی شعاریت اسلام نہیں جسطرح ختنہ
کرنے میں یہود شریک مسلمین ہیں خود نص آیات کریمہ ہی میں دیکھئے ہدی وہ نذر کے جانوران
ہدی ہیں کہ حرم محترم کو قربانی کے لیے بھیجے جاتے ہیں انہیں شعائر دین الٰہی فرمایا حالانکہ
تمام مشرکین عرب اس فعل میں شریک تھے اور جب داڑھی شعار دین ہے اور بیشک
یونہیں ہے تو بحکم قرآن اوس کے ازالہ کو حلال ٹھہرالینا حرام اور اسکی تعظیم تقوای قلوب کا کام
وجہ خامس آیت ۸ قال عز مجدہ واوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا
آیت ۹ قال سبحانہ وتعالی قل بل ملۃ ابراھیم حنیفا آیت ۱۰ قال جلت آلاؤہ
ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ آیت ۱۱ قال تواترت آلاؤہ قد کانت
لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ من المؤمنین آیت ۱۲ قال جل ذکرہ
لقد کان لکم فیہم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر ومن یتول عن
امرنا فان اللہ ھو الغنی الحمید ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملت ابراہیمی کا مسئلہ
شریعت ابراہیمی کا طریقہ ہے اور ان آیات میں رب جل وعلا نے ہمیں ملت ابراہیم علی ابنہ الکریم
وعلیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی اتباع کا حکم دیا اور معاذ اللہ اوس سے اعراض کو سخت حماقت اور
سفاہت فرمایا اور اُنکی رسم و راہ اختیار کرنے کی کمال ترغیب دی اور آخر میں فرمادیا کہ جو ہمارے
حکم سے پھر جائے تو اللہ سب سے بے نیاز بے پرواہ ہے اور ہر حال میں اوسی کے لیے حمد ہے وجہ سادس
آیت ۱۳ قال تقدست اسماؤہ اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ
یہ انبیاء ہیں جنھیں اللہ عزوجل نے راہ دکھائی تو تو انہیں کی راہ کی پیروی کر صدر کلام میں احمد
ومسلم وابوداود ونسائی وترمذی وابن ماجہ کی حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا

سے گزری کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین عشر من الفطرۃ قص الشارب
واعفاء اللحیۃ الحدیث دس چیزین شرائع قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام
سے ہین از انجملہ لبین ترشوانی اور داڑھی بڑھانی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ داڑھی بڑھانی راہ قدیم حضرات رسل علیہم الصلاۃ والتسلیم ہے اور اللہ عزوجل نے
فرمایا راہ انبیا کی پیروی کرو۔ یہان سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ آیہ کریمہ لاتاخذ بلحیتی مین لحیہ کا
فقط ذکر ہی نہین بلکہ داڑھی بڑھانے کی طرف بھی ارشاد نکلتا ہے کہ ہارون علیہ الصلاۃ
والسلام بھی انبیائے کرام بلکہ بالخصوص اُن اٹھارہ رسولون مین ہین جنکا نام پاک اس
رکوع مین بالتصریح ذکر فرما کر اونکی اقتدا کا حکم ہوا قال سبحانہ ومن ذریتہ داود وسلیمن وایوب
ویوسف وموسیٰ وھرون وکذلک نجزی المحسنین وجہ سالع آیت ۴ اقال
جل ثناؤہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین
نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ۔ جو خلاف کرے رسول کا حق واضح ہوئے پر
اور چلے راہ مسلمانان کے سوا راہ ہم اوسے اوسکے حال پر چھوڑ دین اور جہنم مین ڈالین اور
کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی ہر مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہین کہ روز اول سے مسلمانون کی
راہ داڑھی رکھنی ہے اہلبیت کرام و صحابہ عظام و ائمہ اعلام اور ہر قرن و طبقہ کے اولیائے
اسلام و علمائے ملت بلکہ قرون خیر مین تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے یہان تک کہ اگر
تو ازل اگر خلقۃ کسی کی داڑھی نہ نکلتی اسپر سخت تاسف کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر عیب
سمجھا جاتا علمائے کرام علامات قیامت مین گنا کرتے کہ آخر زمانہ مین کچھ لوگ پیدا
ہونگے کہ داڑھیان منڈائین کترائین گے اس پیشین گوئی کے مطابق یہ داڑھی منڈن
مخرشون مخرشون کی ترشین تراشین کافرون مشرکون کی دیکھا دیکھی مدتہا مدت کے
پیچھے مسلمانون مین آئین وہ بھی رندو اوباش و بد وضع لوگون مین پھر اون مین بھی جو ایمان
سے حصہ رکھتے ہین آجتک اپنی اس حرکت کو شنیع اور معاصی و قبائح کے شمار جانتے ہین
اور طریقہ اسلامی سے جدا سمجھتے بلکہ اون مین بعض خوش عقیدہ اپنے معظمین دینی کے سامنے
جانے سے لجاتے اونھین منہ دکھاتے شرماتے ہین الحمد للہ یہ اون کے ایمان کی بات ہے

شامت نفس سے گناہ کریں لیکن اوسے گناہ و قبیح جانیں مگر جوری سرزوری والوں سے خدا کی
پناہ کہ داڑھی رکھنے پر ٹھٹھے اڑا کر شعار اسلام کے ساتھ نفس اسلام و ایمان بھی مونڈ کر
پھینکدیں - امام اجل عارف باللہ سیدی محمد بن علی بن عباس مکی قدس سرہ الملکی کتاب
مستطاب طریق المرید للوصول الی مقام التوحید پھر امام ہمام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس
سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں وہذا لفظ الملکی قال فی ذکر سنن الجسد ذکر مافی
اللحیۃ من المناہی والبدع المحدثۃ قد ذکر فی بعض الاخبار ان للہ تعالی ملئکۃ یقسمون والذی
زین بنی آدم باللحی وفی وصف رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ کان کث اللحیۃ وکذلک
ابوبکر وکان عثمان طویل اللحیۃ دقیقہا وکان علی عریض اللحیۃ قد ملأت ما بین منکبیہ وصف بعض
بنی تمیم من رہط الاحنف بن قیس قال (وعبارۃ الاحیاء قال اصحاب الاحنف بن قیس)
وددنا انا اشترینا للاحنف لحیۃ بعشرین الفا فلم یذکر حنفہ فی رجلہ والاعورۃ فی عینہ وذکر کراہیۃ عدم
لحیتہ وکان عاقلا حلیما وقد روینا من غریب تاویل قولہ تعالی یزید فی الخلق ما یشاء قال اللحی
وذکر عن شریح القاضی قال (ولفظ الاحیاء قال شریح) وددت ان لی لحیۃ بعشرۃ آلاف ففی
اللحیۃ من بقایا الھوی ودقائق آفات النفوس ومن البدع المحدثۃ ثنتا عشرۃ خصلۃ من ذلک النقصان
منہا وذلک مثلۃ وذکر عن جماعۃ ان ہذا من اشراط الساعۃ اھ ملخصا یعنی یہ ذکر ہے اون
معصیتوں اور نو پیدا بدعتوں کا جو لوگوں نے داڑھی میں نکالیں حدیث میں ہے اللہ عزوجل
کے کچھ فرشتے ہیں کہ قسم یوں کھاتے ہیں اوسکی قسم جس نے فرزندان آدم کو داڑھی سے زینت
بخشی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حلیہ شریف میں ہے ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے
ہی ابوبکر صدیق بھی - اور عثمن غنی کی داڑھی دراز و باریک تھی اور علی کی داڑھی چوڑی سارا سینہ
بھرے ہوئے رضی اللہ عنہم احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین و علماء حکمائے کاملین سے تھے
زمانہ رسالت میں پیدا ہوے سنہ ۶۷ ہجریہ میں وفات پائی) عاقل حلیم تھے (پاؤں میں کج تھا
ایک آنکھ جاتی رہی تھی داڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی) اونکے اصحاب نہ اوس کج پر افسوس
کرتے نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہیت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے
کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف کے لیے داڑھی خریدتے نادر تفسیروں سے

آیۂ کریمہ یزید فی الخلق ما یشاء۔ کی تفسیر میں یہہ روایت پہنچی کہ اللہ تعالی بڑھاتا
ہے صورت میں جو چاہے اس سے داڑھی مراد ہے۔ شریح قاضی (کہ اجلۂ ائمہ واکابر تابعین سے
ہیں زمانۂ رسالت میں ولادت پائی بلکہ کہا گیا صحابی ہیں امیر المومنین عمر فاروق پھر
امیر المومنین مولی علی کی سرکار میں قاضی تھے امیر المومنین علی فتاوی میں اتفاقی رائے
لیتے سنہ ۸۰ ہجری سے کچھ پہلے یا بعد انتقال ہوا داڑھی خلقۃً نہ تھی) وہ فرماتے کہ مجھے آرزو
ہے کاش دس ہزار دیکر داڑھی ملجاتی۔ تو داڑھی میں شیطانی خواہشوں کے بقایا اور نفسانی
آفتوں کے دقائق اور نو پیدا عقلوں سے بارہ باتیں لوگوں نے ایجاد کی ہیں از انجملہ
داڑھی کم کرنی اور یہ مسئلہ یعنی صورت بگاڑنی ہے اور ایک جماعت علما سے مروی ہوا
کہ یہ قیامت کی نشانیوں سے ہے انتہی مدارج شریف میں ہے آوردہ اند کہ لحیۂ
امیر المومنین علی پر میکرد سینہ را ہمچنین لحیۂ امیر المومنین عمر و عثمان رضی اللہ تعالی عنہم
اجمعین و در حلیۂ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی
عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ و عریضہا یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی
عنہ کی ریش اقدس دراز اور چوڑی تھی صلی اللہ تعالی علی ابیہ الکریم و علیہ و بارک وسلم وجہ
ثامن۔ آیت ۱۵ و ۱۶ قال تبارک شانہ فی البقرۃ و فی الانعام و لا تتبعوا خطوت
الشیطن انہ لکم عدو مبین شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن
ہے آیت ۱۷ قال عز و علا یایہا الذین امنوا لا تتبعوا خطوت الشیطن و من یتبع
خطوت الشیطن فانہ یامر بالفحشاء والمنکر اے ایمان والو شیطان کے رستے نہ چلو
اور جو شیطان کی راہ چلے تو وہ تو یہی بیحیائی اور بری بات کا حکم کرتا ہے آیت ۱۸ قال
عز من قائل یایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ و لا تتبعوا خطوت الشیطن انہ
لکم عدو مبین فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ہل
ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ وقضی الامر والی اللہ ترجع
الامور ۵ اے ایمان والو پورے اسلام میں داخل ہو اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو
یقیناً وہ تمہارا صریح بدخواہ ہے پھر اگر اسکی طرف جھکو بعد اسکے کہ تمہارے پاس آگئیں کھلی

تحقیق تو جان رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے یہ لوگ کس انتظار مین ہین مگر یہ کہ آ ئے
اونپر عذاب خدا کا بادل کی گھٹاؤن مین اور فرشتے اور ہو جانے ہونے والی اور اللہ ہی
کی طرف پھرتے ہین سب کام۔ جلالین مین ہے نزل فی عبد اللہ بن سلام واصحابہ لما عظموا
السبت وکرہوا الابل بعد الاسلام یایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم الاسلام کافۃ حال
من السلم ای فی جمیع شرائعہ فان زللتم ملتم عن الدخول فی جمیعہ فاعلموا ان اللہ عزیز لا یعجزہ شئ عن انتقامہ منکم
ھل ینظرون ینظر التارکون الدخول فیہ وقضی الامر تم امر ہلاکہم یعنی جب حضرت عبد اللہ بن سلام
اور اون کے ساتھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ اکابر علماء یہود سے تھے مشرف باسلام ہوئے
عادت سابقہ کے باعث تعظیم روز شنبہ کا ارادہ کیا اور گوشت شتر کھانے سے کراہت کی
رب عز وجل نے یہ آیتین نازل فرمائین کہ اے ایمان والو اسلام لائے ہو تو پورا اسلام
لاؤ اسلام کی سب باتین اختیار کرو یہ نہ ہو کہ مسلمان ہو کر کچھ عادتین کافرون کی رکھو اور
اگر نہ مانو تو خوب جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے تمپر عذاب لاتے اوسے کوئی روک نہین
سکتا پھر فرمایا جو مسلمان ہو کر بعض کفر کی خصلتین اختیار کرین وہ کا ہے کا انتظار کرتے ہین
یہی نہ کہ آسمان سے اونپر عذاب اوترے اور ہونے والی ہو چکے یعنی ہلاک تمام کر دیئے جائین
والعیاذ باللہ تعالیٰ ان آیات مین رب العزۃ جل وعلا نے خصلت کفار اختیار کرنے پر سخت
تہدید اکید و وعید شدید فرمائی اور شک نہین کہ داڑھی منڈانا اکبر خصلت کفار سے
عنقریب بعونہ تعالیٰ بکثرت احادیث متعددہ سے اسکا بیان آتا ہے اور خود بیان کی حاجت کیا ہے
کہ امر ایسا ہی واضح اور نیز تقریرات سابقہ سے لائح۔ اصل مین یہ خصلت مشوم مجوس ملاعنہ
کی تھی اون سے اور کفار نے سیکھی جب سعادت عہد امیر المومنین غیظ المنافقین سیدنا عمر
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین عجم فتح ہوا اور کسریٰ خبیث کا تخت ہمیشہ کے لیے اولٹ
دیا گیا مجوس نحوس کچھ اسلام لائے کچھ بقبول جزیہ رہے کچھ پریشان و سرگردان ہوا بلا کفر
ہندوستان مین آئے یہان کے راجہ نے اون سے تعظیم گاؤ و تحریم لحم او روہ خصلت نواہ کی کرا ہے
بلکہ جگہ ذی ہنود سے بھی ہونے داڑھی منڈانا بوروں ومہرگان بنام ہولی و دیوالی
منانا اون سے آگ جلانا وغیر ذلک من الخصال الشنیعہ اون سے اور ایا مجوس ایران کہ

تنبیہ ہشتم احادیث میں حدیث (۱) امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی
و ابن ماجہ و طحاوی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خالفوا المشرکین احفوا الشوارب واوفروا اللحی مشرکوں
کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو یہ لفظ صحیح بخاری کی
ایک روایت میں ہیں کہ انہکوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ مسلم و ترمذی و
ابن ماجہ و طحاوی کی ایک روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں خوب پست کرو داڑھیاں معاف
چھوڑ رکھو داڑھیاں روایت امام مالک و ابی داؤد اور ایک روایت مسلم و ترمذی میں ہے
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیۃ بیشک رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف
رکھنے کا حدیث (۲) احمد مسند و مسلم صحیح و طحاوی آثار و ابن عدی کامل و طبرانی
اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے
دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ امام احمد کی روایت میں ہے قصوا الشوارب واعفوا اللحی
مونچھیں تراشو اور داڑھیاں بڑھاؤ طبرانی کی روایت ہے وفروا اللحی وخذوا من الشوارب کثیر
کرو داڑھیاں اور لبوں مونچھوں میں کمی کرو دوسری روایت میں زائد کیا وانتفوا الابط وقصوا الاظافیر
ابن عدی کی روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی۔ حدیث (۳) امام ابو جعفر طحاوی شرح
معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبہوا بالیہود مونچھیں خوب پست
کرو اور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی سی صورت نہ بنو حدیث (۴) امام احمد مسند و
طبرانی کبیر و بیہقی شعب الایمان و ضیا صحیح مختارہ و ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابو امامہ
باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قصوا
سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اہل الکتاب مونچھیں کترو اور داڑھیوں کو کثرت دو یہود و نصاریٰ
کا خلاف کرو حدیث (۵) طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوفوا اللحی وقصوا الشوارب پوری کرو
داڑھیاں اور ترشو مونچھیں حدیث (۶) ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون
بن مہران سے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ذکر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال انہم یوفرون سبالہم ویحلقون لحاہم فخالفوہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم اونکا
خلاف کرو حدیث (۷) ابن عدی کامل اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ
بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔
حدیث (۸) ابو عبداللہ محمد بن مخلد دوری اپنی جزء حدیثی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خذوا من عرض لحاکم
واعفوا طولہا داڑھیوں کے عرض سے لو اور اون کے طول کو معاف رکھو حدیث ۹
خطیب بغدادی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں لا یاخذن احدکم من طول لحیتہ ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے
کم نکرے حدیث (۱۰) ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عبداللہ سے مرسلا راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لکن ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی مگر مجھے میرے
رب نے حکم فرمایا کہ اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔ اس حدیث کا واقعہ وہ ہے
کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب
حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام
سلاطین جہان نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بحبت دنیا
اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ
رسالت کیے سگ ایران خسرو پرویز قبحہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور
باذان صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی مدینہ بھیجکر اونھیں یہاں بلا دے باذان نے اپنے
داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو روانہ مدینہ طیبہ کیا انہوں نے حضور والا صلی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانا قد حلقا لحیتہما واعفیا شواربہما فکرہ النظر الیہما وقال ویلکما من امرکما

بہذا قالا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی

وقص شواربی)۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں

بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اون کی طرف نظر فرماتے کراہیت آئی

اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لیے کس نے تمہیں اسکا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو

پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب

نے داڑھی بڑھانے اور لبیں ترشنے کا حکم فرمایا ہے مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں

کہ بابویہ وخرخسرہ اسوقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے اونکی یہ وضع

دیکھکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونکی صورت دیکھنے سے کراہیت کی تو جو مسلمان

احکام حضور جان بوجھکر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق

ایسی گندی صورت بنائے وہ کسقدر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہیت

و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اوسی حال پر اوٹھتا ہے اگر روز قیامت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوس کی صورت دیکھکر نگاہ فرمالینے سے

کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا مسلمان کی پناہ امان نجات

رستگاری جو کچھ ہے اونکی نظر رحمت میں ہے اللہ کی پناہ اوس بری گھڑی سے کہ وہ

نظر فرمانے کراہیت لائیں والعیاذ بااللہ ارحم الراحمین۔ اس کے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفےٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک بازان وبابویہ وخرخسرو وغیرہم

بہت اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ حدیث (۱۱)

سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا محمد بن سلمۃ (ثقۃ ثبت) ثنا ابن وہب (ثقۃ حافظ

عابد) عن حیوۃ بن شریح (ثقۃ ثبت فقیہ زاہد) وذکر آخر قبلہ عن عیاش بن عباس القتبانی

(ثقۃ) ان شییم بن بیتان (القتبانی ثقۃ) حدثہ عن رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ

عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی

فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا بری منہ یعنی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے رویفع
میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر کر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے
یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو بیشک
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوس سے بیزار ہیں (حدیث ۱۲) سنن ابی داود شریف میں اس
حدیث کو روایت کر کے فرمایا حدثنا یزید بن خالد (ثقہ) ثنا مفضل (ہو ابن فضالۃ المصری ثقۃ)
ثنا عیاش (ہو ابن عباس القتبانی ثقۃ) ان شییم بن بیتان اخبرہ بہذا الحدیث
ایضا عن ابی سالم الجیشانی (سفیان بن ہانی مخضرم وقیل لہ صحبۃ) عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ
تعالیٰ عنہما یذکرہ ذلک وہو معہ مرابط بحصن باب الیون یعنی اسیطرح یہ حدیث حضور پر نور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی
حضرت شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی لمعات التنقیح میں فرماتے ہیں من عقد
لحیتہ الاکثرون علی ان المراد تجعید اللحیۃ بالمعالجۃ وانما کرہ ذلک لانہ فعل من لیس من اہل الدین
التشبیہ بہم وقیل کانوا یعقدون فی الحراب فی زمن الجاہلیۃ تکبرا وتعجبا فامروا بارسالہا وذلک
من فعل الاعاجم وقال النوربشتی یفتلونہا کذا فی مجمع البحار والاول ہو الوجہ اھ مختصرا علامہ طیبی
حاشیہ مشکوۃ پھر علامہ طاہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں عقدہا ای جعدہا بالمعالجۃ ونہی
عنہا لما فیہ من التشبیہ بمن فعلہ من الکفرۃ یعنی داڑھی باندھنے سے مراد اوسکا مجعد
ومرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اسمیں اون سے تشبہ ہے۔ داڑھی
چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد ومرغول کرتے اور مشکل
کتا کردن جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو جنکے ہر ہر راوی کی ثقاہت
وعدالت ہمنے تقریب التہذیب امام خاتم الحفاظ ابن حجر سے نقل کر دی یاد رکھیں
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری وہ بلا نہیں کہ ہلکا سمجھیں اور داڑھی
منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب وآفت کے منتظر رہیں۔ جب داڑھی باقی
رکھکر اوسکی صفت وہیئت میں کافروں سے تشبہ اسدرجہ باعث بیزاری محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پوری

مجوسیوں مچھندروں کی صورت بنا جس قدر موجب غضب و ناراضی واحد قہار

و رسول کردگار جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے الآثار حدیث ۱۴ و ۱۵

امام ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں رد عمر بن الخطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن ابی لیلیٰ قاضی المدینۃ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ یعنی امیر المومنین

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قاضی مدینہ طیبہ (کہ اکابر ائمہ

تابعین واجلہ تلامذہ امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

ہیں ان دونوں ائمہ ہدیٰ نے) داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی حدیث ۱۵

یہی دونوں امام مکی و غزالی فرماتے ہیں شہد رجل عند عمر بن عبد العزیز بشہادۃ وکان ینتف

عنفقتیہ فرد شہادتہ ایک شخص نے ساوس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبد العزیز

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی بچہ ایک نیچے

حصہ جسے بچہ کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اوس کی شہادت رد فرمادی حدیث

۱۶ و ۱۷ امام محمد بن ابی الحسن علی مکی دقائق الطریقہ میں بحضرت کعب احبار و ابی الجلد

جیلان بن فروہ اسدی) رحمہم اللہ تعالیٰ سے ذکر فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون

لحاہم و لیس لہم خلاق یعنی آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے

نصیب ہیں یعنی اون کے لیے دین میں حصہ نہیں یا آخرت میں بہرہ نہیں والعیاذ باللہ رب العالمین

ہذا مختصر تنبیہ نصوص ائمہ کرام و علماء اعلام میں نص ۱ تا ۵

امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر پھر علامہ زین بن نجیم مصری

بحر الرائق پھر علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیۃ ذوی الاحکام پھر

علامہ محقق محمد بن علی دمشقی در مختار پھر علامہ سید احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح

سب علماء کتاب الصوم میں فرماتے ہیں المعنی للکل واللفظ لحاشیۃ الدرر والغرر

الاخذ من اللحیۃ وہی دون القبضۃ کما یفعلہ بعض المغاربۃ و مخنثۃ الرجال لم یبحہ احد و

اخذ کلہا فعل مجوس الاعاجم والیہود والہنود و بعض اجناس الافرنج یعنی جب داڑھی

یک مشت سے کم ہو تو اوس میں کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں

کسیکے نزدیک حلال نہین اور سب سے لیتا ایرانی مجوسیون اور یہودیون اور ہندؤن
اور بعض فرنگیون کا فعل ہے نص ۶ تا ۱۲۔ امام برہان الملۃ والدین فرغانی ہدایہ پھر امام
زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق پھر علامہ نجم الدین طوری تکملہ بحر الرائق پھر علامہ شرنبلالی
غنیہ پھر علامہ سید ابو السعود ازہری فتح اللہ المعین حاشیہ کنز پھر علامہ سیدی احمد طحطاوی
حاشیہ تنویر پھر علامہ سیدی محمد امین افندی رد المحتار علی الدر المختار سب کے سب کتاب الجنایات
مسئلہ جنایات تحلق اللحیہ مین فرماتے ہین یؤدب علی ذلک لارتکاب المحرم ہذا ہو بلفظ الکل الا
الطحطاوی فلفظہ یؤدب علی ارتکابہ ما لا یحل داڑھی مونڈنے والے کو سزا دیجائے کہ وہ فعل حرام
کا مرتکب ہوا نص ۱۳ تا ۱۷ علامہ تورپشتی شرح مصابیح پھر علامہ طیبی شرح مشکوۃ
پھر مولانا علی قاری مکی مرقاۃ پھر علامہ فتنی مجمع البحار پھر شیخ محقق لمعات مین فرماتے ہین
قص اللحیۃ کان من صنیع الاعاجم وہو الیوم شعار کثیر من المشرکین کالافرنج والہنود ومن
لاخلاق لہم فی الدین من الفرق الموسومۃ بالقلندریۃ طہر اللہ عنہم حوزۃ الدین داڑھی تراشنا
پارسیون کا کام تھا اور اب تو بہت کافرون کا شعار ہے جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ
جنکا دین مین کچھ حصہ نہین جو قلندریہ کہلاتے ہین اللہ تعالی اسلامی حدود کو انسے پاک
کرے نص ۱۸ و ۱۹ الکواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی و مجمع مین ہو تسمیۃ
ما استحسنہ عقول قوم طولوا الشارب واحفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم قد بدلوا فطرتہم
نعوذ باللہ سبحان اللہ کس قدر پوچ عقل ہے اون لوگون کی جنھون نے مونچھین بڑھائین
اور داڑھیان پست کین برعکس اوس خصلت کے جسپر تمام امم انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
کی فطرت ہے انھون نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ نص ۲۰ تا ۲۲ امام
ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل مرغینانی نے کتاب التجنیس والمزید مین اسکے عدم
جواز کی تصریح فرمائی لمعات شرح مشکوۃ و نصاب الاحتساب باب سادس مین ہے
ہل یجوز حلق اللحیۃ کما یفعلہ الجوالقیون الجواب لا یجوز ذکرہ فی جنایات الہدایۃ وکراہیۃ التجنیس یعنی
سوال کیا داڑھی مونڈنا جائز ہے جیسے جولاشاہی فقیر کرتے ہین جواب ناجائز ہے
ہدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس کتاب الکراہیۃ مین اسکی تصریح ہے نص ۲۳ و ۲۴

تبیین المحارم و ردالمحتار میں ہے ازالۃ الشعر من الوجہ حرام الا اذا انبتت للمرأۃ لحیۃ او شوارب
فلا تحرم ازالتہ بل تستحب مونچھ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ
نکل آئے تو اوس کا دور کرنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے نص ۲۵ و ۲۶ مفہم شرح صحیح مسلم
للعلامۃ القرطبی پھر اتحاف السادۃ المتقین میں ہے لا یجوز حلقہا ولا نتفہا ولا قص الکثیر منہا
داڑھی کا مونڈنا جائز نہ چننا نہ زیادہ کترنا نص ۲۷ - امام شمس الائمہ کردری وجیز میں
فرماتے ہیں لا یحل للرجل ان یقطع لحیتہ مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی کاٹے نص ۲۸ تا ۳۰
بعینہ یہی الفاظ امام ابو بکر نے فرمائے اور ادن سے نوازل اور نوازل سے نصاب الاحتساب باب
ثانی میں منقول ہے نص ۳۱ و ۳۲ درمختار میں ہے فیہ (ای فی المجتبی) قطعت شعر راسہا
اثمت ولعنت زاد فی البزازیۃ ولو باذن الزوج لانہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ولذا
یحرم علی الرجل قطع لحیتہ والمعنی المؤثر التشبہ بالرجال ردالمحتار میں ہے العلۃ المؤثرۃ فی اثمہا
التشبہ بالرجال فانہ لا یجوز کالتشبہ بالنساء انتہی یعنی شرح قدوری میں ہے عورت اپنے سر
کے بال کاٹے تو گنہگار و ملعونہ ہو جائے بزازیہ میں زائد فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے ہو اسلیے
کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اسیلیے مرد پر داڑھی کا کٹنا حرام ہے اور علت گناہ
مردوں کی وضع بنانی ہے یعنی عورت کو سر کے بال ترشنے کی حرمت میں یہ علت ہے کہ یہ مردانی
وضع ہے جسطرح مرد کو ایسی تراشی حرام ہونے کی علت یہ کہ عورتوں سے تشبہ ہے اور وہ دونوں
ناجائز نص ۳۳ امام علامہ قاری شرح شفا امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں حلق اللحیۃ
منہی عنہ داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے نص ۳۴ علامہ شہاب خفاجی نسیم
الریاض میں فرماتے ہیں اما حلقہا فمنہی عنہ لانہ عادۃ المشرکین داڑھی مونڈنا منع ہے کہ یہ
کافروں کی عادت ہے نص ۳۵ اشعۃ اللمعات میں ہے گذاشتن [illegible] حرمت حلق لحیہ
یقین است نص ۳۶ و ۳۷ اشعۃ اللمعات حلق کردن لحیہ حرام است و روش افرنج و ہنود و جوالقیان
است کہ ایشان را قلندریہ گویند نص ۳۸ فتح المعین لشرح قرۃ العین میں ہے یحرم
حلق لحیۃ داڑھی مونڈنا حرام ہے فائدہ جسطرح داڑھی مونڈنا کترانا یا اکھاڑنا حرام و گناہ
ہے یونہی چار انگل سے کم کرنا جمہور علماء کے نزدیک اوس کا طول ناحق کہ بیچ بڑھایا جائے

جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسند ہی امام قاضی عیاض
پھر امام ابو زکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں تکرہ الشہرۃ فی تعظیمہا کما تکرہ فی قصہا
وجزہا انتہی یہی وکرہ مالک طولہا جدا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و حضرت عبد اللہ
بن عمر و حضرت ابو ہریرہ وغیرہما صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالی عنہم کے افعال و اقوال
اور ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ و محرر مذہب امام محمد رضی اللہ تعالی عنہما و عامہ کتب فقہ و سلوک
کی تصریح سے اسکی حد یکمشت ہے ابھی نصوص علما سے گزرا کہ اس سے کم کرنا کسی نے حلال
نہ جانا قبضہ سے زائد کا قطع ہمارے نزدیک مسنون ہے بلکہ نہایہ میں بلفظ وجوب تعبیر کیا
تفصیل اسکی بحر و نہر اور در مختار اور اوسکے حواشی وغیرہا کتب فقہ اور مرقاۃ و لمعات شروح
وغیرہا کتب حدیث اور قوت القلوب احیاء العلوم وغیرہا کتب سلوک میں دیکھیے قول عرب کے
اس ناقص العقل نے لکھا اور نہ اوسکا قائل جانا نہ مقولہ ہی جسکو نقل کیا اور ہیں اسی طول
فاحش و مفرط کی ناپسندی ہے ورنہ نفس طول تو بشرہ آغاز ہوتے ہی حاصل کہ بال اگرچہ ذرہ کے برابر ہو
آخر جسم ہے اور جسم کے لیے طول لازم تو مطلق طول کی مذمت نفس لحیہ کی مذمت ہوگی حالانکہ تمام
عالم جانتا ہے کہ عرب کی قدیم عادت وطنی وضابطی عادت ہمیشہ داڑھی رکھنی رہی ہے وہ اسکے
منڈانے کی مذمت کرتے اور اوسے سخت عیب جانتے جس کا کچھ ذکر اقوال امام شریح و اصحاب
امام احنف سے گزرا قوت القلوب شریف میں امام ابو یوسف رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے
من عظمت لحیتہ جلت معرفتہ اور بعض ادیبوں سے نقل فرمایا فی اللحیۃ خصال نافعۃ
منہا تعظیم الرجل والنظر الیہ بعین العلم والوقار ورفعۃ فی المجالس والاقبال علیہ والتقدیم
علی الجماعۃ وتعظیمہ اسی طرح احیاء العلوم میں ہے یہ زنخدان کے دو تین بال جو اس خلیع العذار
کے نزدیک مدار عند العرب اسکے منحوس و مذموم جانتا اور کم کیا اچھا سمجھتے ہیں ہمارے شک
کہ اسپر مثلیں زبان زد ہیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ خیر الامور اوسطہا قال تعالی
وکان بین ذلک قواما وقال تعالی وابتغ بین ذلک سبیلا وقال تعالی
عوان بین ذلک کوسج کے بارے میں امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ کے اقوال دو قابل ہیں
بیہقی نے مناقب میں روایت اور امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں زیر حدیث

ایالم والاشقر الارزق ذکر کیے جسے دیکھنا ہو وہاں دیکھے تنبیہ وہم بقیہ دلائل تحریم میں دلیل
اول داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہی اور مثلہ حرام اب کتب فقہیہ سے کتاب الحج
کا احرام باندھیے نص ۳۸ ہدایہ میں ہی حلق الشعر فی حقہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجال نص
۳۹ کافی شرح وافی لا تحلق ولکن تقصر لان الحلق فی حقہا مثلۃ والمثلۃ حرام وشعر الراس
زینۃ لہا کاللحیۃ للرجل کما لا یحلق لحیتہ عند الخروج من الاحرام فلذا لا تحلق شعرہا نص ۴۰ ۴۱
امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاشانی بدائع پھر علامہ علی قاری مسلک متقسط میں فرماتے ہیں
حلق اللحیۃ من باب المثلۃ نص ۴۲ و ۴۳ تبیین الحقائق وابو السعود مصری حلق راسہا
مثلۃ کحلق اللحیۃ فی الرجل نص ۴۴ نیز تبیین میں ہی لا یاخذ من لحیتہ شیئا لانہ مثلۃ نص
۴۵ و ۴۶ بحر الرائق وطحطاوی علی الدر واللفظ للبحر لا تحلق لکونہ مثلۃ کحلق اللحیۃ نص
۴۷ برجندی شرح نقایہ حلق الراس فی حقہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجل نص ۴۸
شرح اللباب اما المراۃ فلیس لہا الا التقصیر لما سبق من ان حلق راسہا مثلۃ کحلق الرجل اللحیۃ
نص ۴۹ طریقہ المریدیہ سے گزرا کہ النقصان منہا مثلۃ ان سب عبارات کا حاصل یہی ہے
کہ مرد کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا۔ یہ مسئلہ ایسا واضح جلیہ ہے
کہ مسلمانوں کے تمام خواص وعوام اوس سے آگاہ ہیں ہر ذی عقل مسلم جانتا ہے کہ جیسے
عورت کے حق میں گیسو بریدہ گالی ہے یونہی مرد کے لیے داڑھی منڈا۔ ہاں ناپاک
طبائع کا ذکر نہیں بہتیرے مرد زنانے بنتے پھرتے ہیں ناچتے اپنی ماں بہن کے پیچھے طبلہ
بجاتے ہیں اور ان حرکات سے اصلا عار نہیں رکھتے جس طرح داڑھی رکھنا افعال
قدیمہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے ہے یونہیں یہ ارشاد بھی اقوال قدیمہ
رسل عظام سے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت بے حیا باش وہرچہ خواہی کن۔ اب امام ابوالبرکات
عبد اللہ نسفی کا ارشاد ابھی گزرا المثلۃ حرام اشد سے گزرا علت در حرمت مثلہ میں سات
احادیث لکھیے کہ امید کرتا ہوں مجھ عاجز سے اس تحریر کے سوا شاید نہ طلبیں۔ حدیث ۱۸
امام احمد و بخاری و مسلم و نسائی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ من مثل بالحیوان اللہ کی لعنت اوس پہ جو کسی جاندار

کے ساتھ مثلہ کرے۔ طبرانی نے بسند حسن اون سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا من مثل بحیوان فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے اوسپر اللہ وملٰئکہ و بنی آدم سب کی لعنت حدیث ۱۹ تا ۲۹ احمد۔ دارمی مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی نسائی۔ ابن ماجہ طحاوی۔ ابن حبان بیہقی لمعجم و حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے سپہسالار کو وصیت فرماتے اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولاتغلوا ولاتغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا جہاد کروا للہ کے نام پر اللہ کی راہ مین قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو نہ عہد توڑو نہ مثلہ کرو نہ کسی بچہ کو قتل کرو حدیث ۳۰ امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی عبد الجبار بن احمد اپنی امالی مین حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمین ایک لشکر مین بھیجا فرمایا سیروا بسم اللہ وفی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تمثلوا ولاتغدروا ولاتغلوا ولاتقتلوا ولیدا چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ مین جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بدعہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل حدیث ۳۱ حاکم مستدرک مین حضرت ابن الفاروق رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا خذ فاغز فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لاتغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فہذا عہد اللہ وسیرۃ نبیہ لے خدا کی راہ مین لڑ منکران خدا سے جہاد کرو خیانت نکرو نہ مثلہ نہ بچوں کو قتل کہ یہ اللہ تعالی کا عہد اور اوسکے نبی کا شیوہ ہے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حدیث ۳۲ بیہقی سنن مین امیر المومنین مولے علی کرم اللہ تعالے وجہہ حدیث طویل مین راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے فرماتے لاتمثلوا بآدمی ولا بہیمۃ مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو حدیث ۳۳ تا ۳۵ احمد و بخاری حضرت عبد اللہ بن زید اور احمد و ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت زید بن خالد اور طبرانی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن النہبۃ والمثلۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے لوٹ اور

۱۰ قلت و واقع ذلک [illegible] کلیہما بلفظ اصن منک باخیہ وذکر الصحابی عبد اللہ بن عمرو بالو[illegible] فلا ادری اھو ھو والاول من قلم الناسخ [illegible]

مثلہ سے منع فرمایا حدیث ٦ ٣ و ٤ ٣ ابن ماجہ حضرت ابو سعید خدری اور امام ابو جعفر
طحاوی و سلیمن بن احمد طبرانی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینہی
ان یمثل بالبھائم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع
فرمایا حدیث ٨ ٣ و ٩ ٣ ابو بکر بن ابی شیبہ و امام طحاوی و حاکم حضرت عمران بن
حصین اور اولین و طبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی
بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ
ہذا حدیث الحاکم عن عمران و مثلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر حدیثا المغیرۃ و اسماء رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا حدیث ٤١ طبرانی امیر المومنین
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینہی عن المثلۃ
ولو بالکلب العقور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے
تھے اگرچہ سگ گزندہ کو حدیث ٤٢ و ٤٣ ابن قانع و طبرانی و ابن مندہ بطریق
موسیٰ بن ابی حبیب حضرت حکم بن عمیر و حضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تمثلوا بشیٔ من خلق اللہ عز وجل فیہ روح
خلق الٰہی میں کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو حدیث ٤٤ و ٤٥ ابو داود و طحاوی
حضرت سمرہ بن جندب اور بخاری و مسلم قتادہ سے مرسلا راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یحث علی الصدقۃ وینہی عن المثلۃ ہذا لفظ ابی داود ولفظ الطحاوی قلما خطب
خطبۃ الا امرنا فیہا بالصدقۃ ونہانا عن المثلۃ ولفظہما فی حدیث العرنیین عن قتادۃ بلغنا ان
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بعد ذلک یحث علی الصدقۃ وینہی عن المثلۃ ومعناہ
لابن ابی شیبۃ والطحاوی عن عمران فی الحدیث المار یعنی کم کوئی خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کا حکم اور مثلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں حدیث ٤٦
طبرانی کبیر میں حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں لا تمثلوا بعباد اللہ اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو حدیث ٤٧ و ٤٨ ابن عساکر

وابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں عطا
سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا تمثل فیمثل اللہ بک یوم القیامۃ
حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اوسے اللہ تعالیٰ مثلہ بنائیگا حدیث ۳۹ بیہقی
سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو
سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا لا تقتلوا ولا تمثل لا تجبن لا تغلل عهد تو ڑنا نہ مثلہ کرنا نہ بزدلی
نہ خیانت حدیث ۴۰ سیف کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی امیر المومنین صدیق
اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمن مہاجر بن ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان
بھیجا جس میں ارشاد ہے ایاک والمثلۃ فی الناس فانہا اثم ومنفرۃ الا فی قصاص لوگوں کا مثلہ
کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص وعوض میں
سے مثلہ حرام چوپائے در کنار کتے سے ناجائز کتے سے بھی گندے حربی کا
مسلمان کا خود اپنے مونھ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت
والعیاذ باللہ تعالیٰ حدیث ۴۱ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر
فلیس لہ عند اللہ خلاق جو بالوں کیساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اوسکا کچھ حصہ
نہیں والعیاذ باللہ رب العلمین یہ حدیث خاص مسئلہ مثلہ مو میں ہے بالوں کا مثلہ یہی
ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال منڈائے یا مرد داڑھی یا مرد خواہ عورت بھویں
کفرقۃ الہند فی الحد او یا سیاہ خضاب کرے کما فی المناوی والعزیزی والحفنی شروح الجامع الصغیر
یہ سب صورتیں مثلہ مو میں داخل ہیں اور سب حرام دلیل دوم داڑھی منڈانا زنانی صورت
بنانا اور عورتوں سے تشبہ پیدا کرنا ہے اور مرد کو عورت عورت کو مرد سے کسی لباس وضع چال
میں بھی تشبہ حرام نہ کہ خاص صورت وبدن میں ظاہر ہے کہ عورت و مرد کا جسم ظاہر میں بالا
یہی چوٹی اور داڑھی ہے اسی طرف تسبیح ملائکہ میں اشارہ وارد ہوا امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ
اتقانی غایۃ البیان علامہ طوری تکملہ بحر سب علما کتاب الجنایات اور امام حجۃ الاسلام

محمد غزالی کیمیاء سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للہ
لملٰئکۃ تسبیحھم سبحان من زین الرجال باللحی والنساء بالقرون والذوائب لیس عند الاتقانی فی تحقیق
لفظ القرون بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جنکی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اوسے جس نے مردوں کو
زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے بلکہ داڑھی چوٹی سے بھی زیادہ وجہ امتیاز
ہے کہ مرد چوٹی بنا سکتا ہے اور عورت داڑھی نہیں نکال سکتی ولہذا نص ۵۰ و ۵۱ ابن چلپین فوا
اجیا میں فرماتے ہیں اللحیۃ من تمام خلق الرجال وبھا تمیز الرجال من النساء فی ظاہر الخلق داڑھی
آرائش مرد کی تمامی سے ہے اور اوسی سے تمیز ہوتے ہیں مرد عورتوں سے ظاہر صورت میں ۔ لاجرم
بزازیہ و در مختار و ردالمحتار کے نصوص گزرے کہ عورت کو موی سر مرد کو داڑھی کا قطع حرام ہے
کہ اسمیں ایک کا دوسرے سے تشبہ ہے نص ۵۲ سیدی عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی
حدیقۂ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ میں فرماتے ہیں الحکمۃ فی تحریم تشبہ الرجل بالمرأۃ وتشبہ المرأۃ بالرجل انہما
مغیران لخلق اللہ مرد و عورت کا باہم تشبہ حرام ہونیکی حکمت یہ ہے کہ وہ دونوں اپنے میں خدا کی بنائی چیز
بدلتے ہیں ۔ یہ اشارہ ہے اوسی آیۂ کریمہ فلیغیرن خلق اللہ کیطرف یہ تو آیت تھی اب بتوفیق
اللہ تعالیٰ احادیث لیجیے حدیث ۴۲ امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداود و ترمذی و نسائی
وابن ماجہ و طبرانی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال اللہ کی
لعنت اون مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور اون عورتوں پر جو مردوں کی ۔ طبرانی کی روایت
میں ہے ان امرأۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال لعن اللہ المتشبہات
من النساء بالرجال والمتشبہین من الرجال بالنساء حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے
ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری فرمایا اللہ کی لعنت اون عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں
اور اون مردوں پر جو زنانی حدیث ۴۳ بخاری ابوداود ترمذی اونھیں سے راوی لعن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانے مردوں اور مردانی عورتوں پر اور فرمایا اونھیں اپنے
گھروں سے نکال دو حدیث ۴۴ بخاری ابوداود ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اخرجوا المخنثین من بیوتکم زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال
باہر کرو حدیث ۴۵ ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے راوی لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ
الرجل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اوس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور
اوس عورت پر کہ مرد کا حدیث ۴۶ ابوداود بسند حسن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے راوی قال قیل
لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان امرأۃ تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجلۃ
من النساء ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیگئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی حدیث ۴۷ امام احمد
بسند صحیح ایک تابعی ہذلی سے راوی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں
حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گزری عبداللہ نے پوچھا یہ کون ہے
میں نے کہا ام سعید دختر ابوجہل فرمایا میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا لیس منا
من تشبہ بالرجال من النساء ولا من تشبہ بالنساء من الرجال ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ
مردوں سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے ورواہ الطبرانی عن عبداللہ مختصرا حدیث ۴۸
امام احمد بسند حسن اور عبدالرزاق مصنف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لعن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبہون بالنساء والمترجلات من النساء المتشبہات
بالرجال وراکب الفلاۃ وحدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانے مردوں
پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں اور جنگل کے اکیلے سوار کو
یعنی جو خطر کی حالت میں تنہا سفر کو جائے حدیث ۴۹ طبرانی کبیر میں بسند صالح حضرت عمار بن یاسر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لا یدخلون الجنۃ ابدا
الدیوث والرجلۃ من النساء ومدمن الخمر تین شخص جنت میں کبھی نہ جائینگے دیوث اور مردانی عورت اور
شراب کا عادی حدیث ۵۰ احمد نسائی حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ والمرأۃ
المترجلۃ المتشبہۃ بالرجال والدیوث تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائیگا ماں

علیہ وسلم نے اپنی بیزاری اس وجہ سے ظاہر فرمائی کہ اسمیں یہودیوں سے تشبہ ہے علامہ طیبی و علامہ قاری نے تصریح کی
کہ وجہ نہی مشابہت کفار ہے نص ۵۶ و ۵۷ بدائع امام ملک العلماء و شرح منسک متوسط میں ہے حلق
اللحیۃ تشبہ بالنصاریٰ ہے داڑھی منڈانی نصاریٰ کی سی صورت بنانی ہے نص ۵۸ جیسے مختار میں فرمایا
داڑھی ترکھنا یہود و ہنود کا کام ہے علامہ طحطاوی نے فرمایا والتشبہ بہم حرام او تشبہ بہم حرام ہے نص ۵۹
۶۰ علامہ اسمعیل بن عبد الغنی حاشیہ درر و غرر میں علامہ عبد الغنی بن اسمعیل حاشیہ الحدیقۃ الندیۃ
آفات لسان میں فرماتے ہیں لبس زی الافرنج کفر علی الصحیح اھ مختصراً فرنگیوں کی وضع پہننی صحیح مذہب
میں کفر ہے حدیث ۵۵ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام
سنۃ الجاہلیۃ ومطلب دم امرئ بغیر حق لیہریق دمہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں حرم شریف
میں الحاد و زیادتی کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کے خون بہانے کے لیے
اوسکے قتل کی تلاش میں رہنے والا۔ علامہ طیبی سے مجمع البحار میں ہے اذا ترتب ہذا الوعید علی طالبہ فکیف علی
المباشر اولیٰ جب سنت جاہلیت کی طلب پر یہ وعید ہے تو برتنے والے پر اولیٰ حدیث ۵۶ و ۵۷
بخاری تعلیقاً و احمد و ابو یعلی و طبرانی کامل حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
اور جملہ اخیرہ ابو داود و ابن ... اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعل الذلۃ والصغار
علی من خالف امری ومن تشبہ بقوم فہو منہم رکھی گئی ذلت اور خواری اسپر جو میرے حکم کا خلاف کرے
اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے وہ انھیں میں سے ہے علامہ طیبی سے مجمع وغیرہ میں ہے ای من تشبہ بالکفار فی اللباس
وغیرہ فہو منہم اھ باختصار یعنی جو کافروں سے لباس وغیرہ میں مشابہت کرے وہ انھیں کافروں میں
سے ہے حدیث ۵۸ ترمذی و طبرانی حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من تشبہ بغیرنا لاتشبہوا بالیہود ولا بالنصاریٰ فان
تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاریٰ الاشارۃ بالاکف ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر
سے تشبہ کرے نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے
اور نصاریٰ کا ہتھیلیوں سے حدیث ۵۹ مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من عمل بسنۃ غیرنا جو ہمارے
غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں حدیث ۶۰ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو عثمٰن سے
راوی ہمارے پاس پیشگاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمان والاشرف صدور لایا
جس میں ارشاد ہوا ایاکم و زی الاعاجم پارسیوں کی وضع سے دور رہو۔ تمت بالخیر۔ حدیث ۶۱
ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں من لم یعمل بسنتی فلیس منی جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں حدیث ۶۲ ابن
عساکر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من
رغب عن سنتی فلیس منی جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں حدیث ۶۳
خطیب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں من خالف سنتی فلیس منی جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرہ سے نہیں
حدیث ۶۴۔ ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ بسنتی فھو منی ومن رغب عن سنتی فلیس منی جو میری
سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں حدیث ۶۵
بیہقی شعب میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح راوی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل عمل شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فمن کانت فترتہ الی سنتی
فقد اھتدی ومن کانت الی غیر ذلک فقد ھلک یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش
کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو
دوسری جانب ہو ہلاک ہو جائے۔ ربنا لقد رأیناک علینا وعجزنا لدیک وعشناک عنا و فاقتنا
الیک لا تھلکنا بذنوبنا ولا تواخذنا بما عملنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین ربنا انک رؤف رحیم
آمین والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولٰنا محمد شفیع المذنبین و آلہ
وصحبہ اجمعین

خاتمہ

رزقنا اللہ حسنہا اب کہ بحمد اللہ تعالیٰ کلام اپنے منتہے کو پہنچا اکثر ابنائے زمان کی ہمت اور دین و علم کی جانب رغبت معلوم کسی دینی تحریر کے چند ورق دیکھنے بھی اونپر بار گران اور ان داستانون دیوانون کے دفتر اولٹ جائیں سیری کہان لہذا ہم بعض مضامین رسالہ کا ایک جدول مین خلاصہ لکھتے ہین جنہین اللہ و رسول پر ایمان اور روز قیامت پر ایقان ہو ملاحظہ کرین کہ قرآن و حدیث و نصوص ائمہ و علمائے قدیم و حدیث مین داڑھی منڈانے کترانے پر کیا کیا ہولناک سزائین وعیدین مذمتین تہدیدین وارد ہین ایمانی نگاہ کو یہ جدول ہی کافی اور جو تفصیل چاہے تو فتوی وافی اب جسمین عذاب الٰہی کی طاقت ہو نیچریان عنود کی بات سنے مجوس و ہنود کی صورت بنوانا گوارا کرے اور جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہو اپنا مونھ اسلامی بنائے شعائر اللہ کی حرمت بجالائے شعار کفر سے کنارہ کرے واللہ الہادی وولی الایادی۔

جدول اول سزاؤن وعیدون مذمتون کی جو داڑھی منڈانے کترانے والون کے حق مین آیات و احادیث و نصوص مذکورہ سے ثابت ہوئین

نمبر	سزا و مذمت	فرمان عدالت	[illegible]
۱	اللہ و رسول کے نافرمان ہین جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	آیات ۱-۳-۷-۸-۱۳-۱۵ تا ۱۸-۳۲ حدیث ۱ تا ۱۰-۱۹ تا ۳۸-۴۰-۴۵	۴۱
۲	شیطان لعین کے محکوم ہیں	آیت ۵	۱
۳	سخت احمق ہین	آیت ۱۰ النص ۱۸ و ۱۹	۳
۴	اللہ ان سے بیزار ہے	آیت ۱۴	۱
۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیزار ہین	حدیث ۱۱ و ۱۲	۲
۶	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے	حدیث ۱۰	۱

شمار	سزا و ذمت	فرمان عدالت	[illegible]
۷	یہودی صورت ہیں	حدیث ۳ و ۴ نص ۱ تا ۵	۷
۸	نصرانی وضع ہیں فرنگیوں سے مشابہ ہیں	حدیث ۴ نص ۱ تا ۵ - ۱۳ تا ۱۷ - ۳۶ - ۵۱ - ۵۸	۱۷
۹	مجوس کے پیرو ہیں	حدیث ۲ و ۹ نص ۱ تا ۱۰ - ۱۳ تا ۱۷	۱۲
۱۰	ہندوؤں کے مشرکین کی سنت ہیں	حدیث ا نص ۱ تا ۵ - ۱۳ تا ۱۷ - ۲۴ - ۳۶	۱۳
۱۱	مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں	حدیث ۴۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۱ تا ۶۴	۷
۱۲	انہیں اپنے مصوروں نصاری و یہود و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں	حدیث ۵۶ - ۵۷	۲
۱۳	واجب التعزیر ہیں شہر بدر کرنے کے قابل ہیں	حدیث ۳۴ - ۴۴ نص ۶ تا ۱۲	۹
۱۴	بدلیں فطرت ہیں مغیر خلق اللہ ہیں	نص ۱۸ - ۱۹ - ۳۵ - ۳۸ تا ۴۹ - ۵۲	۱۶
۱۵	زنانے مخنث ہیں	حدیث ۳۴ - ۴۰ نص ۱ تا ۵	۷
۱۶	خدا کے عہد شکن ہیں	حدیث ۳۱	۱
۱۷	ذلیل و خوار ہیں	حدیث ۵۶ - ۵۷	۲
۱۸	گھنونے قابل نفرت ہیں	حدیث ۴۰	۱
۱۹	مردود الشہادۃ ہیں	حدیث ۱۳ - ۱۴ - ۱۵	۳
۲۰	یہودی اسلام میں داخل نہ ہوئے	آیت ۱۸	۱
۲۱	ہلاکت میں ہیں مستحق بربادی ہیں	آیت ۱۸ - حدیث ۶۵	۲
۲۲	دین میں بے بہرہ آخرت میں بے نصیب ہیں	حدیث ۱۶ - ۱۷ - ۴۱	۳
۲۳	عذاب الٰہی کے منتظر	آیت ۱۸	۱
۲۴	اللہ عزوجل کو مغضوب و دشمن و مبغوض ہیں	حدیث ۵۵	۱
۲۵	[illegible] اللہ کو غضب [illegible] میں	حدیث ۵۴	۱

نمبر	سزا و مذمت	فرمان عدالت	[illegible]
۲۶	قیامت کے دن انکی صورتیں بگاڑی جائینگی	حدیث ۷-۳۳-۳۸	۳
۲۷	اللہ و رسول کے ملعون ہیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اللہ و ملائکہ و البشر سبکی اونپر لعنت ہو فرشتوں نے انکے لعنتی ہونے پر آمین کہی	ہشت احادیث ۱۸-۲۲-۳۴-۴۳ ۴۵-۴۶-۴۸-۵۳-۵۴	۸
۲۸	اللہ تعالیٰ اونپر نظر رحمت نفرمائیگا	حدیث ۵۰	۱
۲۹	وہ بہشت میں نجائینگے۔	حدیث ۴۹-۵۱	۲
۳۰	اللہ عزوجل انھیں جہنم میں ڈالیگا والعیاذ باللہ تعالیٰ	آیت ۱۴	۱

الحمد للہ یہ مختصر رسالہ جسمیں علاوہ زوائد کے اصل مقصد میں اٹھارہ آیتوں اکیس حدیثوں ساٹھ ارشادات علما جملہ ڈیڑھ سو نصوص نے باطل کا ازہاق حق کا احقاق کیا غرہ رجب روز جمعہ مبارکہ ۱۳۱۵ ہجریہ قدسیہ کو قمر التمام و بدر سماء اختتام اور بلحاظ تاریخ لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی نام ہوا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ وسراج افقہ سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

ما احسن ہذا التحریر العزیز التحریر، الذی حررہ مولانا النحریر، وقد اصاب فی الجواب، وأتی فیہ بشیء عجاب لیس منہ او لوالنہی، ولا انیا انتشا بعد او لوا اللحی، لانہ اذا انبت القرطاس الیابس سطورا دالتی، فاولی ان ینبت الحذا الرطب شعورا فتقفی، کیف لا وقد رفع ہذہ التضایق الحارۃ الاعذار الباردۃ لمن تحقہم مرض حلق اللحی، وقد تبین مفاسدہ کالشمس فی الضحی، اللاتی فیہا اقشعرار لمن یخاف مقام ربہ ویخشی، واضطرار الی الحق لمن یبعد النفس عن الہوی وینہی، فعجب غایۃ العجب من ذی السعود الصحیح الذی لیس لہ داء من الثعلب والحیۃ، وقد اصیب بمرض اللحیۃ، اللتی ہی زینۃ للرجل ومحاسن، ولذا یقال لہا المحاسن، فمن ہذہ الوجوہ وجوہ من اطالہا احرار فی الاولی، وبیضاء فی الاخری، ووجوہ من ازالہا صفرار فی الدنیا، وسودار فی العقبی، صاننا اللہ تعالی عن سواد الوجہ فی الدارین، ورزقنا اتباع سنۃ رسول الثقلین، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ فی الیوم الازہر واللیل الدجی، صلاۃ دائمۃ متوالیۃ وسلاما متکاثرا متعاقبا لا تعد ولا تحصی۔

کتبہ عبدہ العاصی سلطان احمد البریلوی

عفی اللہ عنہ

۱۳۱۵

۱۳۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحن من زین الرجال باللحی، وجعل شعار اہل الشعور والنہی، ومیزۃ الفحول من الانثی والخنثی، وافضل الصلوات، واکمل التحیات، وازکی التسلیمات، وانمی البرکات، علی اشرف البرایا واسخی المطایا محمد المبعوث ہدی للناس مبشرا ونذیرا، وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا، الکث اللحیۃ مملو صدرہ المتلالی المجلی، وعلی آلہ واصحابہ الذین شعورہم وشعارہم شعر یسار العلی، اما بعد فان ہذا التحریر العزیز حری بان یقرا لیستنیر الابریز، فیہ جواہر غالیۃ تسر بہ الخواطر، وبدائع الکلم تقر بہ النواظر، ولا غرو لانہ الموزوج من نتائج افکار الجہبذ السعید، والحبر المعظم، والبحر [illegible] حسن

محاسن الملة الطاہرہ، الذی افتخر به العلم والمجد والزکارہ، وسما علی اقرانه بالحمد والتقی والعلی، جعله الله عبد المصطفاه، فنال من حبیبه احمد رضاه، فما کان الا اسرع من الوحا، اذ اتی فی لجة بلیغة الفصیحة، فاسمی الدهر به اسماعا واصحی، هسر الفتنة وبداه تحت ثیابه، وقتل البدعة وسیفه فی جرابه، واقام علی الولید البلید، الحاقة العظمی، والطامة الکبری، وخمش فی خدود وحدوده، وخدش فی عذار اعدائه، ڈ ابتة فنال الحذر به دالاعذار، فبعدا الی این الفرار، وبای حدیث بعده یؤمنون، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون، فطوبی وطوبی لمن تبع الهدی، واولی فاولی لمن اتبع الهوی، فقد قال جل وعلا، ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا، فیا ایها الشقی المرید المریض، تحلق الملیح الذی ادار علی عذار کرہ بالحلق الرحی، اصابتک حالقة الدین، بفاق المارقین من الیهود والنصاری والمجوس والهنود، وسائر المشرکین، وخلاف المسلمین، بل المرسلین، بل وخاتم النبیین صلی الله تعالی علیه وعلیهم اجمعین، فالحذر الحذر یا من تنشر، وکان ان ینتصر، من حر نار سقر، لواحة للبشر، لا تبقی ولا تذر، ومن انذر فقد اعذر، والله اکبر، علی من عتا وتکبر، وعصی وتجبر، وتشل بالشعر، وانا العبد الضعیف محمد المعروف بحامد رضا، رزقه الله شرعة الشریعة وشعرتها، واصلح عمله واعطاہ حلیة التقی والرضا، آمین آمین بجاہ النبی الامین المکین فصلی الله تعالی علیه وعلی آله الطیبین واصحابه الطاہرین برحمتک یا ارحم الراحمین وکان ذلک لمنتصف رجب المرجب ۱۳۱۵ھ

حامدا ومصلیا

ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ ہر محکوم اپنے حاکم کی اطاعت و فرمانبرداری کے سبب اوسکا مقبول اوسکا منظور نظر ہوکر ذی فہم ذی تمیز ہر دلعزیز سمجھا جاتا ہے ہم معاشر مسلمین کا سرتاج والی حامی ہم بیکسوں

کا سہارا ہمارا نجات آخرت کا وسیلہ غفران کا حیلہ ہماری ارزاق ہماری حیات ہماری کل کائنات کیا
جملہ کائنات کا موجب ہمارا قافلہ سالار ہمارا اعلیٰ سردار ہمارا البشیر ونذیر ہمارا ایسا ہمتا ممتنع النظیر
رفیع الشان سلطان ہمارا عالم پناہ بادشاہ جس کی رفعت کمال کی کمال رفعت سے بجز حضرت
واجب الوجود ممکن کا آگاہ ہونا ناممکن اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ ہماری ایسے
عظیم الشان سلطان عالم جان عالم جانان عالم کے اہلبیت مطہر ومکرم اوسکے جلیل القدر چاروں
وزیر اعظم جو ملت حنیف ودین حنیف کے معین ومدد ومحافظ وناصر قیام نظام آئین اسلام کے اربع
عناصر اوسکے ممالک کے صوبہ دار اوسکے فوجی وعدالتی سردار اوسکے خطبا نقبا اوسکے منشی کاتب
خطوط نویس خطوط رسان اوسکے ایک لاکھ چوبیس ہزار خاص نظارہ جمال کے شرف اندوز وغیرہم
جس امر اہم کے عامل رہے ہوں ہم اوسے بے پروائی یا حقارت کے باعث یا محض مرافقت وموافقت
مخالف یا اونکی متابعت ومشابہت کیلیے چھوڑ دیں قطع نظر اسکے کہ ہمارے بادشاہ کا حکم یا احکام
اس عمل کی پابندی کی نسبت صادر ہو چکے) سخت حیف ہے اور ہزار حیف ہر گاہ مخالف کو ہمارے ادبار
موافق کی بجائے تمام مشابہت ناگوار تو ہمکو بدرجہ اولیٰ ایسے شائبہ شبہ عار ہونا ضرور اور معلوم صفایا کرنے
والوں کا منشا اس سے بصورت انکار ورد ہونا ہے یا بشکل مخنث یا اندراج افراد مونث فرا گریبان
میں سونپا ڈالیں دیکھیں کہ یہ صورت اس عمر میں اونکو پھبتی ہے یا صرف پھبتی شکل ثانی میں کوئی
کمال جمال ہے یا اظہار کمال نقص ہیئت ثالث میں کونسا حظ وکیف حاصل ہو سکتا ہے بہر کیف
اس مفید رسالہ میں جو کچھ اس فریق کے واسطے جامعیت کے ساتھ لکھا انتہا درجہ کا محقق اور
محض فیضان حق ہے فہو الحق المطابق والحق ان الحق احق بالاتباع لقد اجاد وہذا الجمر المتوقد النقاد
فیما اجاب واتانی وافاد والسید بنہ الہادی الی سبیل الرشاد کتبہ افقر العباد عبیدہ النعمانی اوصلہ
اللہ سبحانہ الی القصیٰ الالمعی بحرمۃ السبع المثانی